دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابل صد احترام مفتیان کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ کرے مزاج عالی بخیر ہوں۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ جل وعلا آپ حضرات کو علم وعمل کے میدان میں روز بروز ترقی کی منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ حضرات کا سایہ تادم آخر ہم سب پر باقی رکھے۔ آمین

① وجہ تحریر چند گذشتہ فتاوی کا وضاحت بھرا جواب مطلوب ہے جنمیں سے ایک فتوی ۵۵۴/۴۷ دار العلوم سے جاری ہوا ۲۸/۴/۱۴۲۳ ہجری کو۔ غالباً مستفتی اپنا مقصود اچھی طرح واضح نہ کر پایا۔ جیساکہ جواب سے سمجھ آرہا ہے۔ مستفتی کی غرض جزء ۲ میں یہ تھی کہ مصلی! امام کی متابعت نہ کرے بلکہ صف میں کھڑا ہوکر اپنا کوئی پچھلا فرض (قضاء نماز) ادا کرے اور اس ادائیگی میں وہ اپنی قرأت رکوع، سجود اتنے مختصر یا دراز کرے کہ دیکھنے والا اس کو امام کی اقتداء میں سمجھے حالانکہ معاملہ برعکس ہو۔ اس طرح کہ صورتاً اقتداء اور حقیقتاً الگ نماز ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

② علاوہ ازیں آنجناب نے مسلک بریلوی والے افراد کے پیچھے نماز پڑھنے کے استفتاء کے جواب میں اس بات پر تنبیہ فرمائی کہ مذکورہ بالا حکم ایسے بدعتی کا ہے جس کے عقائد کفر وشرک کی حد تک نہ پہنچے ہوں۔ تو آنجناب سے انتہائی مؤدبانہ گذارش ہے کہ اہلسنت والجماعت دیوبند و بریلوی مسلک کے افراد کے درمیان فرق کی بنیاد ہی وہ مسائل ہیں جو سراسر شرک ہیں مثلاً حاضر ناظر، مختار کل، علم غیب کلی وغیرہ اب جہاں کو بدعتی ہی کہا گیا ہے؟ تو ہمیں کیسے معلوم ہو کہ اس شخص (بریلوی) کے عقائد کفر وشرک تک نہیں پہنچے لہذا نماز پڑھ لی تو ہو گئی یا پڑھنا جائز ہے؟ برائے مہربانی تحریر فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ بریلوی حضرات کو کافر کیوں نہیں قرار دیا جارہا۔ اگرچہ تکفیر مسلم انتہائی نازک مسئلہ ہے لیکن ایک شخص صراحتاً کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام ہر جگہ موجود ہیں جسطرح اللہ تعالی کی ذات تعالی ہر جگہ موجود ہے۔ اگرچہ انکو باتیں اسلام کی ہیں لیکن کیا یہی ایک بات انکے مشرک ہونے پر بطور ثبوت کافی نہیں ہے۔ اور شرح عقیدۃ الطحاویۃ میں بھی تو مذکور ہے۔ ولا نشهد عليهم بكفر ولا شرك ولا نفاق مالم يظهر منهم من ذلك شيئ جبکہ اہل قبلہ (بریلوی حضرات) سے صراحتاً شرک کی باتیں علانیۃ ظاہر ہیں۔ اور اگر یہ (بریلوی حضرات) تاویل کی بناء پر کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی یہ صفت (حاضر ناظر) عطائی یا بطور وجہ تخلیق کائنات ہونے کی بنیاد پر ذرہ ذرہ میں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیا ایسی تاویلات شرعاً معتبر ہیں۔ برائے مہربانی مفصل جواب تحریر فرمائیں

③ علاوہ ازیں! آنجناب نے فرمایا کہ تبلیغی جماعت والوں کو چاہیئے کہ انکو اپنے سے جوڑنے یا

کوان سے جوڑنے کی غرض سے قصداً ان کی مساجد میں ٹھہر کر اپنے نمازیں خراب کرنے سے بچنا چاہیے۔

جناب والا تبلیغی جماعتوں کا وہاں ٹھہرنے سے ان کو قریب کرنا تو اظہر من الشمس ہے لیکن "خود کو ان سے قریب کرنا" کا کیا مطلب ہے کیا بریلویوں کی مساجد میں ٹھہرنا خود کو بدعتی بنانے کیلئے ہوتا ہے؟

نیز یہ بات تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ جب ان کی مساجد میں ٹھہرنے حتی الامکان اپنے کو بدعات سے بچاتے ہوئے ان کے ساتھ گھل مل گئے ان کا اکرام کیا تو الحمدللہ اکثر لوگ بدعقیدہ اپنے عقائد کو سنوارنے والے اپنے کفر و شرک سے توبہ کی اتباع سنت کا عزم کرتے ہوئے چل پڑے

آنجناب کی بات سر آنکھوں پر (کہ ان کی مساجد میں قصداً نہیں ٹھہرتے) دل و جان سے تسلیم ہے لیکن واضح فرمائیں ہمارے اکابر حضرات رحمہم اللہ کا اپنے بدعقیدہ لوگوں کو قریب کرنے کا طریق کار کیا رہا ہے۔ اب ان کو کیسے اہل حق کے قریب کیا جائے۔ ان کی مساجد میں کیسے حق بات کہی جائے جبکہ موجودہ زمانے میں نہ تو مناظرہ سود مند ہے اور نہ یہ بات کہ ان کی مساجد میں تو ٹھہرا جائے اور نمازیں ان کے پیچھے نہ پڑھی جائے (بلکہ یہ تو اور بھی شر انگیز ہے)

(۴) دارالعلوم سے جاری شدہ استفتاء کھانے کیلئے بیٹھنے کی ہیئت مسنونہ کے حوالہ (فتویٰ نمبر ۸۳۶/۶۱ میں) یہ فرمایا کہ "اقعاء" کی دونوں صورتیں کھانے کیلئے بیٹھنے میں مکروہ نہیں ہیں۔

دریافت یہ کرنا ہے کہ یہ صورتیں تو انتہائی بے سکونی والی بلکہ تکلیف دہ ہیں ان دنوں کا کیسے تصور ممکن ہے جبکہ آپ نے مجملاً بتلایا کہ عاجز و مسکین والی ہیئت قعود ہو۔ براہ کرم مذکورہ تحریر کا تسلی بخش جواب عنایت فرما کر بیمار دلوں کی تشفی فرمائیں۔

جناب مولانا محمد شفیع عثمانی صاحب نور اللہ مرقدہ کے فقہی مقالات بنام "جواہر الفقہ" کی تیسری جلد منظر عام پر آ چکی ہے یا نہیں۔

فقط والسلام

متعلم محمد راشد ڈسکوی

[illegible] مدرسہ عربیہ رائیونڈ

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ ہجری

Scanned by CamScanner

## الجواب حامداً ومصلیاً ۔

۱ــــ اگر کسی شخص نے اپنی فرض نماز ادا نہ کی ہو تو اس کیلئے حکم یہ ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو مسجد کے اندر کوئی اور نماز نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو کر اپنی فرض نماز ادا نہ کرے کیونکہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مذکورہ فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز ادا کرنا درست نہیں چاہے قضا نماز ہی ہو۔ لیکن اگر وہ شخص اپنی وقتی فرض نماز ادا کر چکا ہو اور سوال میں ذکر کردہ طریقہ کے مطابق اپنی قضا نماز ادا کرے تو اس صورت میں اگر مذکورہ نمازی اپنی نماز ادا کرتے وقت امام کی متابعت کرے گا تو اس صورت میں اسکی نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ یہ "تلقن من الخارج" ہے جو کہ مفسد نماز ہے اور اگر اس نے اپنی قضا نماز ادا کرتے وقت امام کی متابعت نہیں کی تو اس صورت میں اسکی قضا نماز ادا ہو جائیگی تاہم اسے چاہیئے کہ اپنی قضا نماز ایک طرف ہو کر ادا کرے تاکہ دوسرے نمازیوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو اور دھوکہ اور کذب کی صورت پیدا نہ ہو



فی فتح الملہم ۲/۶۰،

• اذا اُقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ اِلا المکتوبۃ "۔ قلت والحاصل انّہ اذا اقیمت الصلاۃ فلیس لاحد ان یصلّی ھنالک منفرداً منتبذاً من الجماعۃ بل یتعین علیہ الاشتراک ان کان مصلیاً واللّٰہ اعلم۔۔۔ والمفروضۃ تشتمل الی الحاضرۃ والفائتۃ لکن المراد الحاضرۃ وصرّح بذالک اَحمدؒ والطحاویؒ ومن طریق آخر من ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ بلفظ" اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلوٰۃ اِلا التی اُقیمت ۔ وکذا فیہ ۲/۶۰۳ ، وکذا فی معارف السنن ۳/۷۲ وکذا فی حاشیۃ السندیؒ علی السنن للنسائی ۲/۱۱۶ ۔

۲ــــ تکفیر کے مسئلہ کا دار ومدار ایمان کی حقیقت یعنی "تصدیق ما علم من الدین ضرورۃً" پر ہے یعنی تمام ضروریاتِ دین کو حق جاننا اور ماننا ایمان ہے اگر ان باتوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دیا تو یہ کفر ہے لیکن اگر کوئی شخص ضروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرتا ہو لیکن ان میں سے کسی ایک بات کے معنی میں غلط تاویل کرتا ہو تو اسکی تاویل کو دیکھا جائیگا کہ وہ ضروریاتِ دین کے صریح خلاف ہے یا نہیں، اگر صریح خلاف ہے (جاری۔۔۔

تو بلا شبہ اس مؤول کی تکفیر کی جائیگی لیکن اگر اس مؤول کا بیان کردہ معنی ضروریات دین کے صریح خلاف نہیں مگر یہ تفسیر غلط ہے تو اسکی تکفیر نہیں کی جائیگی کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر نہیں تاہم اسے من مانی تاویل کا گناہ ہوگا اور اسکی وجہ سے اسے گمراہ اور بدعتی کہا جائیگا۔

فی اکفار الملحدین ص ٤٤

"ثم التاویل تاویلان، تاویل لا یخالف قاطعًا من الکتاب والسنۃ واتفاق الائمۃ والتاویل یصادم ما ثبت بالقاطع فذلک الزندقۃ فکل من أنکر رؤیۃ اللہ تعالی یوم القیامۃ ......... قال لا أثق بھؤلاء الرواۃ أو قال أثق بھم لکن الحدیث مؤول ثم ذکر تأویلاً فاسدًا لم یسمع من قبلہ فھو الزندیق ......... واستفید من تفسیر الزندقۃ حکمھا، أن التاویل فی الضروریات لا یدفع الکفر" کذا فیہ ص ٤٢
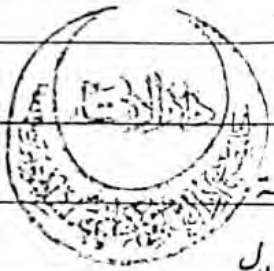
فی رسائل ابن عابدین ١/٣٦٢

"کل بدعۃ تخالف دلیلاً لوجب العلم والعمل بہ قطعًا فھی کفر وکل بدعۃ لا تخالف ذالک وانما تخالف دلیلاً لوجب العمل ظاہرًا فھی بدعۃ وضلال ولیس بکفر ......... أن البدعۃ التی تخالف الدلیل القطعی الموجب للعلم أی الاعتقاد والعمل لا تعتبر شبہۃ فی نفی التکفیر عن صاحبھا کما أو ترۃ بدعتۃ إلی قذف عائشۃ رضی اللہ عنھا ......... الخ

س ــــــ تبلیغی جماعت میں چونکہ زیادہ تر عام مسلمان ہوتے ہیں اسلئے ایسے مسلمانوں کے لئے یہ حکم ہے کہ جب وہ تبلیغ میں جائیں اور ان کا ٹھہرنا ایسی مساجد میں ہو جن کے آئمہ اور اکثر لوگ بدعتی ہوں تو ان کے ساتھ گھل مل کر نہ رہیں اسی طرح ان کی تقاریر اور وعظ کی مجالس میں بیٹھنے اور انکی باتوں سے استفادہ کرنے سے بھی احتراز کریں کیونکہ اسمیں اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ قرآن وسنت کے بارے میں انکی غلط تاویلات سن کر یہ لوگ کہیں متاثر ہو جائیں، مذکورہ فتوی میں جو لکھا گیا ہے کہ "خود کو ان سے قریب کرنے سے بچیں" اس سے یہی مراد ہے اور ہمارے اکابر رحمہم اللہ پر مذکورہ صورت کو قیاس کرنا درست نہیں اسلئے کہ ہمارے (جاری...

اکابر رحمہم اللہ علم میں گہرا رسوخ رکھتے تھے اور قرآن وسنت کے بارے میں غلط تاویلات کو پہچان جاتے تھے اسلئے ان کے بارے میں یہ اندیشہ نہیں کہ وہ بدعتی حضرات کی غلط تاویلات سے متاثر ہوں۔ باقی اہل بدعت کے ساتھ حسن اخلاق اور مواسات کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

فی المشکوٰۃ ص ۳۲،

"عن جابر رضی اللہ عنہ أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ھذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرء ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال أبوبکر ثکلتک الثواکل ماتری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر إلی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالإسلام دینا وبمحمد نبیا"

۴۔ احادیث میں صرف اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقعاء کی حالت میں کھجور تناول فرمائی چنانچہ اگر کوئی شخص اس حالت میں اتباع سنت کی نیت سے کھجور یا اس جیسی کوئی اور چیز کھائے تو اسے اتباع سنت کا ثواب ملے گا لیکن اس مسئلہ پر کھانا کھانے کو قیاس کرنا اور اقعاء کی ہیئت کو کھانے کیلئے سنت قرار دینا درست نہیں کیونکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کھانا تناول فرمانا، یا کھانے میں اس حالت پر مواظبت یا دوام فرمانا ثابت نہیں۔ واللہ أعلم بالصواب

قطب علی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۱۴۲۷/۸/۱۲ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۲ شعبان ۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱۴۲۷/۸/۱۲ھ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۹/۹۰۷